Lesson 8. Al-Baqarah (Ayaat 47 – 59): Day 33

سُوۡرَۃُ البَقَرَۃ کی تفسیر

لفظی ترجمہ آیات ۴۷ - ۵۹

يٰبَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ

يٰبَنِىۡٓ	اِسۡرَآءِيۡلَ	اذۡكُرُوۡا	نِعۡمَتِىَ
اے بنی	اسرائیل	یاد کرو	نعمت میری

اے یعقوب کی اولاد! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں

الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوۡا

الَّتِىۡٓ	اَنۡعَمۡتُ	عَلَيۡكُمۡ	وَاَنِّىۡ	فَضَّلۡتُكُمۡ	عَلَى	الۡعٰلَمِيۡنَ	وَ	اتَّقُوۡا
وہ جو	انعام کی میں نے	اوپر تمہارے	اور یہ کہ	میں نے فضیلت دی تم کو	اوپر	عالموں کے	اور	ڈرو

نے تم پر کیے تھے اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿۴۷﴾ اور اس

يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ

يَوۡمًا	لَّا	تَجۡزِىۡ	نَفۡسٌ	عَنۡ نَّفۡسٍ	شَيۡـًٔا	وَّ	لَا	يُقۡبَلُ	مِنۡهَا	شَفَاعَةٌ
اس دن سے	کہ نہ	کفایت کرے	کوئی جی	کسی جی سے	کچھ	اور	نہ	قبول کی جاوے گی	اس سے	سفارش

دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول

وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذۡ نَجَّيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ

وَّلَا	يُؤۡخَذُ	مِنۡهَا	عَدۡلٌ	وَّ	لَا	هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ	وَ	اِذۡ	نَجَّيۡنٰكُمۡ	مِّنۡ	اٰلِ
اور نہ	لیا جائے گا	اس سے	بدلہ	اور	نہ	وہ مدد دیے جاویں گے	اور	جب	چھڑایا ہم نے تم کو	سے	قوم

کیا جائے اور نہ لوگ (کسی اور طرح) مدد حاصل کر سکیں ﴿۴۸﴾ اور (ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے

فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ

فِرۡعَوۡنَ	يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ	سُوۡٓءَ	الۡعَذَابِ	يُذَبِّحُوۡنَ	اَبۡنَآءَكُمۡ
فرعون کی	پہنچاتے تھے تم کو	برا	عذاب	ذبح کرتے تھے	بیٹوں تمہاروں کو

مخلصی بخشی وہ (لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٤٩ وَاِذْ

وَيَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِيْ	ذٰلِكُمْ	بَلَاۗءٌ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	عَظِيْمٌ	وَ	اِذْ
اور جیتا رکھتے تھے	بیٹیوں تمہاری کو	اور	بیچ	اس کے	آزمائش تھی	سے	تمہارے پروردگار	بڑی	اور	جب

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی ۝٤٩ اور

فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ

فَرَقْنَا	بِكُمُ	الْبَحْرَ	فَاَنْجَيْنٰكُمْ	وَ	اَغْرَقْنَآ	اٰلَ	فِرْعَوْنَ	وَ	اَنْتُمْ
پھاڑا ہم نے	واسطے تمہارے	دریا کو	پس چھڑادیا ہم نے تم کو	اور	ڈبودیا ہم نے	لوگوں	فرعون کے کو	اور	تم

جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا تو تم کو تو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کردیا اور تم دیکھ ہی

تَنْظُرُوْنَ ۝٥٠ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

تَنْظُرُوْنَ	وَ	اِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰٓى	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ
دیکھتے تھے	اور	جب	وعدہ دیا ہم نے	موسیٰ کو	چالیس	رات کا	پھر	پکڑا تم نے

تو رہے تھے ۝٥٠ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود)

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝٥١ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

الْعِجْلَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَاَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ	ثُمَّ	عَفَوْنَا	عَنْكُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
گائے کا بچہ	پیچھے اس کے	اور تم	ظالم تھے	پھر	معاف کیا ہم نے	تم سے	پیچھے اس کے

مقرر کرلیا اور تم ظلم کر رہے تھے ۝٥١ پھر اس کے بعد ہم نے تم کو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٢ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ

لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَ	اِذْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَالْفُرْقَانَ
تاکہ تم	شکر کرو	اور	جب	دی ہم نے	موسیٰ کو	کتاب	اور معجزہ

معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو ۝٥٢ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے عنایت کیے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝٥٣ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ

لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ
تاکہ تم	راہ پاؤ	اور	جس وقت	کہا	موسیٰ نے	واسطے قوم اپنی کے	اے میری قوم	بیشک تم نے	ظلم کیا

تاکہ تم ہدایت حاصل کرو ۝٥٣ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو تم نے بچھڑے کو

اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡۤا

اَنۡفُسَكُمۡ	بِاتِّخَاذِكُمُ	الۡعِجۡلَ	فَتُوۡبُوۡۤا	اِلٰى	بَارِئِكُمۡ	فَاقۡتُلُوۡۤا
جانوں اپنی کو	ساتھ پکڑنے تمہارے کے	بچھڑے کو	پس توبہ کرو	طرف	پیدا کرنے والے اپنے کے	پس مارو

(معبود) ٹھیرانے میں (بڑا) ظلم کیا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر

اَنۡفُسَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ؕ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

اَنۡفُسَكُمۡ	ذٰلِكُمۡ	خَيۡرٌ	لَّكُمۡ	عِنۡدَ	بَارِئِكُمۡ	فَتَابَ	عَلَيۡكُمۡ	اِنَّهٗ هُوَ
جانوں اپنی کو	یہ	بہتر ہے	تم کو	نزدیک	پیدا کرنیوالے اپنے کے	پس پھر آیا	اوپر تمہارے	بیشک وہ ہے

ڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ وہ بیشک

التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى

التَّوَّابُ	الرَّحِيۡمُ	وَاِذۡ	قُلۡتُمۡ	يٰمُوۡسٰى	لَنۡ نُّؤۡمِنَ	لَكَ	حَتّٰى	نَرَى
پھر آنے والا	مہربان	اور جب	کہا تم نے	اے موسیٰ	ہرگز نہ ایمان لاویں گے ہم	واسطے تیرے	یہاں تک کہ	دیکھیں ہم

معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے ﴿۵۴﴾ اور جب تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ موسیٰ جب تک ہم اللہ کو سامنے نہ دیکھ

اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ

اللّٰهَ	جَهۡرَةً	فَاَخَذَتۡكُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَنۡظُرُوۡنَ	ثُمَّ	بَعَثۡنٰكُمۡ
اللہ کو	ظاہر	پس پکڑا تم کو	بجلی نے	اور	تم	دیکھتے تھے	پھر	جلایا ہم نے تم کو

لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے تو تم کو بجلی نے آ گھیرا اور تم دیکھ رہے تھے ﴿۵۵﴾ پھر موت آ جانے

مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡغَمَامَ

مِّنۡۢ بَعۡدِ	مَوۡتِكُمۡ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ	وَ	ظَلَّلۡنَا	عَلَيۡكُمُ	الۡغَمَامَ
پیچھے	موت تمہاری کے	تاکہ تم	شکر کرو	اور	سائبان کیا ہم نے	اوپر تمہارے	بادل کو

کے بعد ہم نے تم کو ازسرِ نو زندہ کر دیا تاکہ احسان مانو ﴿۵۶﴾ اور بادل کا تم پر سایہ کیے رکھا اور تمہارے

وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا

وَاَنۡزَلۡنَا	عَلَيۡكُمُ	الۡمَنَّ	وَالسَّلۡوٰى	كُلُوۡا	مِنۡ	طَيِّبٰتِ	مَا
اور اتارا ہم نے	اوپر تمہارے	من	اور سلوی	کھاؤ	سے	اس پاکیزہ چیز	جو کہ

لیے من و سلویٰ اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ (پیو)۔ (مگر تمہارے بزرگوں

رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذْ

رَزَقْنٰكُمْ	وَ	مَا	ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ	وَ	اِذْ
دیا ہے ہم نے تم کو	اور	نہ	ظلم کیا انہوں نے ہم کو	اور	لیکن	تھے وہ	جانوں اپنی کو	ظلم کرتے	اور	جب

نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی) اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے ﴿٥٧﴾ اور جب

قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا

قُلْنَا	ادْخُلُوْا	هٰذِهِ	الْقَرْيَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ	شِئْتُمْ	رَغَدًا
کہا ہم نے	داخل ہو	اس	گاؤں میں	پس کھاؤ	اس سے	جہاں	چاہو تم	بافراغت

ہم نے (اُن سے) کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ (پیو)

وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ

وَّادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَّقُوْلُوْا	حِطَّةٌ	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطٰيٰكُمْ
اور داخل ہو جاؤ	دروازے میں	سجدہ کرتے ہوئے	اور کہو	بخشش مانگتے ہیں	ہم بخش دیں گے	واسطے تمہارے	خطائیں تمہاری

اور (دیکھنا) دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حِطَّةٌ کہنا ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے

وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ

وَ	سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ	فَبَدَّلَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ
اور	البتہ زیادہ دیں گے ہم	نیکی کرنیوالوں کو	پس بدل ڈالا	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا تھا	بات کو	سوائے اس کے	جو

اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے ﴿٥٨﴾ تو جو ظالم تھے اُنہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل

قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا

قِيْلَ	لَهُمْ	فَاَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَاۗءِ	بِمَا	كَانُوْا
کہی گئی تھی	واسطے انکے	پس اتارا ہم نے	اوپر	ان لوگوں کے کہ	ظلم کرتے تھے	عذاب	سے	آسمان	بسبب اسکے کہ	تھے وہ

کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا پس ہم نے (اُن) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ نافرمانیاں

يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع

يَفْسُقُوْنَ
فسق کرتے

کیے جاتے تھے ﴿٥٩﴾

ماضی کے مسلمانوں (یہود) سے خطابِ دوئم: یہاں اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے بعد فضیلت کی بات کی ہے۔ پچھلے سبق میں بنی اسرائیل کو دی گئی نعمتوں پر بات کی گئی تھی۔ آج ہم یہود کو دی گئی فضیلت پر بات کرینگے۔ غور و فکر کریں کہ کیا ہمیں بھی یہ فضیلت دی گئی ہے؟

بنی اسرائیل کے علمانے جب اپنی کتابوں میں تحریف کرلی تھی، تو ایک بڑی تبدیلی یہ کی تھی کہ آخرت کا تصّور تورات میں سے نکال دیا تھا اور جنّت کا تعلق فلسطین سے جوڑ لیا تھا۔ آج بھی وہ فلسطین کو Land of Rivers of milk & honey کہتے ہیں۔ آخرت کا عقیدہ انسان کو سیدھا رکھتا ہے۔اب اگر کسی پکڑ کا ڈر ہی نہ ہو تو کون نیکی اور بدی میں فرق کرے گا؟

جب کسی قوم کا عقیدہ آخرت بگڑ تا ہے تو لوگ نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں۔یہود سودی کاروبار کرتے اور پھر کہتے کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں۔ ہم سفارش سے جنت میں چلے جائیں گے۔

دوسری بات یہ کہ امیر یہودی جو مرضی کرتے اور اُن کے لئے کوئی سزا نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی غریب جُرم کر بیٹھتا تو اُس کو سزا ملتی اور بعض اوقات تو مالک جُرم کرتے اور اُن کے غلام سزا بھگتتے۔

اسی طرح ایک اور غلط عقیدہ یہ بھی تھا کہ جب کوئی یہودی بزرگ مر جاتا تو یہ کہتے کہ اُس مرے ہوئے شخص کا رابطہ اَب اللہ سے ہو گیا ہے اَب وہ جو کہے گا اللہ اُس کی ضرور سُنے گا۔

اَب آپ خود سوچیں کہ اگر کسی بچّے کو پتا ہو کہ کوئی امتحان نہیں ہے یا اُن کو بغیر پڑھے سفارش سے پاس کر دیا جائے گا تو کتنے بچّے سکول جائیں گے؟ یہاں بنی اسرائیل کی چالیس سال سے زائد ہسٹری پر بات کی گئی ہے۔ پچھلے سبق میں حضرت ابراہیمؑ، اُن کی اولاد اور انبیاؑ پر بات کی گئی تھی ۔ حضرت

یعقوبؑ کا لقب اسرائیل (عبداللہ) تھا اس لئے اِن(یہود) کو بنی اسرائیل کے نام سے خطاب کیا گیا ہے۔ سورۃ یوسف میں ہمیں پوری تفصیل ملے گی۔ کہ کیسے بنی اسرائیل کنعان سے مصر میں رہائش پزیر ہوئے۔ حضرت یوسفؑ نے اپنے پورے خاندان کو وہاں سیٹل کیا جو تقریباً 65 لوگ تھے۔ حضرت یوسفؑ کے بعد یہ اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے تخت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر،

تو یہ شاہی خاندان غلام بن گیا۔ محنت کی عادت نہیں تھی۔ علامہ اقبال نے کہا ہے کہ

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر اُمم کیا ہے، شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر

اِن پر دوسرے لوگ قابض ہو گئے۔ وہاں دو لوگوں کا نام ملتا ہے رامسیس ۲ اور منفتاح۔ یہود قوم قبطیوں (فرعونیوں) کی غلام بن گئی۔ یہ بادشاہ تھے۔ وہ بڑی بڑی عمارتیں بناتے تھے فرعون نے اِن یہود سے کام لینا شروع کر دیا۔ فرعون کی غلامی میں یہود رہنے لگے۔ تو فرعون کو خواب آیا کہ انہی غلاموں میں ایک بچّہ پیدا ہو گا جو فرعون کے لئے خطرہ ہو گا۔ اُس نے کہا کہ سب لڑکوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دو۔ بنی اسرائیل کی نسل ختم ہونے لگی تو فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال لڑکے قتل کیا کرو اور ایک سال قتل نہ کرو۔ جس سال قتل نہیں کرنے تھے اُس سال میں ہارونؑ پیدا ہوئے۔ یہ قید، تنگی اور غلامی کا دور تھا۔ یہود نے اللہ کو پکارا اور مدد مانگی۔ اللہ نے ان کی دعا سن لی۔ پھر قتل والے سال میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی تو انھوں نے موسیٰؑ کی پیدائش کو چھپالیا۔۔ اَب ہوتا یہ کہ جب سپاہی بچّے چیک کرنے کے لئے آتے تو اِنؑ کی والدہ موسیٰؑ کو ایک ٹوکری میں ڈال کر دریا میں ڈال دیتیں اور رسّی باندھ دیتی۔ ایک دِن سپاہی آئے تو وہ

رسّی باندھنا بھول گئیں اور ٹوکری بہتے بہتے فرعون کے محل کے پاس چلی گئی۔ وہاں سے حضرت آسیہؑ نے اُٹھا لیا۔ اُن کو موسیٰؑ پر پیار آیا اور انھوں نے فرعون سے اجازت لے کر بچّے کو محل میں رکھ لیا۔ موسیٰؑ محل میں پلے بڑھے لیکن پھر ایک واقعے کی وجہ سے آپؑ کو مدین جانا پڑا۔ جب موسیٰؑ مدین سے اپنے بیوی بچّوں کے ہمراہ واپس آرہے تھے تو آپ کو وحی کی گئی اور نبوت ملی۔ اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ کہ بنی اسرائیل کو آزاد کروائیں اور اپنی قوم کی اصلاح کریں۔

ہر نبیؑ کے آنے کا اَصل مقصد یہی ہے کہ وہ اپنی قوم کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔

موسیٰؑ نے اَب اِس پسی ہوئی قوم کی مدد کرنی ہے۔ موسیٰؑ کا پہلا ٹارگٹ فرعون تھا۔ موسیٰؑ پہلے ایک لیڈر بنے اور پیار اور نرمی سے سمجھایا۔ فرعون ظالم حکمران تھا۔ فرعون نے اللہ کا پیغام ماننے سے انکار کر دیا۔ موسیٰؑ نے اُس سے کہا کہ وہ بنی اسرائیل کو وہاں سے جانے کی اجازت دے دے لیکن وہ اِن مفت کے غلاموں کے کیسے جانے دیتا۔ موسیٰؑ کے حکم پر بنی اسرائیل نے اپنے گھر سمندر کے کنارے بنا لئے۔ اور گھروں کو قبلہ رُخ بنا لیا۔ پھر اِن کو وہاں سے نکلنے کا حکم ہوا۔ فرعون کو یہ بات پتا چلی تو وہ اپنی فوج کے ساتھ پیچھے آگیا۔ اَب آگے سمندر اور پیچھے دشمن۔ بنی اسرائیل گھبرا گئے، اللہ سے مدد مانگی۔ موسیٰؑ کی ضربِ کلیم سے اللہ کے حکم سے سمندر میں راستہ بن گیا اور بنی اسرائیل نے سمندر پار کر لیا۔

لاکھوں لوگ آگے اور پیچھے فوج تھی۔ اِدھر سے آخری بندہ اندر اور اُدھر سے آخری بندہ باہر تھا تو سمندری راستہ بند ہوگیا۔ تمام اسرائیلی بچ گئے اور تمام فرعونی ڈوب گئے۔

اللہ کی قدرت سے کیسے ایک ناممکن کام ہوگیا۔ غور و فکر کریں۔ ہر بندہ اپنے آپ سے یہی کہے nothing is impossible اِس کے اندر لکھے ہوئے I m possible کو بس دیکھ لیں۔

اب چاہئے تو یہ تھا کہ بنی اسرائیلی شکر کرتے کہ کل کے غلام آزاد ہو چکے تھے۔

لیکن کیونکہ کافی عرصہ غلامی میں رہ چکے تھے تو عادات بدل چکی تھیں۔

موسیٰؑ کا ایک ٹارگٹ achieve حاصل ہو گیا، پہلا مشن مکمل ہو گیا۔ مصر سے شام پہنچ گئے۔ سمندر کے کنارے کھڑے ہیں۔ شام میں اس دوران عمالکہ قوم کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اب ان کو چاہئے یہ تھا کہ اُس قوم سے جہاد کرتے اللہ سے مدد مانگتے۔ لیکن انہوں نے موسیٰؑ کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور بزدلی دکھائی۔ جب موسیٰؑ نے جہاد کا حکم دیا تو بولے۔ 'اے موسیٰ تم اور تمہارا ربّ لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔' اللہ کو غصہ آ گیا۔ حالانکہ اللہ نے ان سے فتح کا وعدہ کیا تھا۔ اِن کو انکا وطن واپس مل جاتا۔

بنی اسرائیل کی بزدلی اور نافرمانی کی وجہ سے یہ اپنا وطن واپس نہ لے سکے۔ اس نافرمانی کی سزا کے طور پر یہ اُسی سمندر کے کنارے کے علاقوں میں چالیس سال تک بھٹکتے رہے۔ یہ علاقہ طیق کہلایا۔ صحرائی علاقہ تھا۔ وادی سینا میں غلام نسل ختم ہوئی اور نئی نسل کی تربیت ہوئی۔ اسی دوران حضرت موسیٰؑ کی وفات ہو گئی۔ ایک نسل ختم ہوئی اور دوسری نسل کو یوشع بن نون نے لیڈ کیا۔ جو موسیٰؑ کے بہنوئی بھی تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے لئے انھی لوگوں کو چُنتا ہے جو اللہ کا حکم ماننے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

تو یہ بچّے صحرائی محنت اور جہاد والی زندگی میں پروان چڑھے۔

ہمارے لئے تین عمل کے نقطے ہیں۔ کہ بچّوں کی تربیت کس طرح کی جائے؟ آرام طلبی کی عادت نہ ڈالی جائے۔ اللہ کی مدد پر بھروسہ کریں۔ اللہ کے حکم کی نافرمانی پر سزا ملتی ہے اور اللہ اپنے دین کے کام کے لئے ہم سے بہتر لوگوں کو لے آئیں گے۔

یہاں سے پھر موسیٰؑ کا اگلا ٹارگٹ شروع ہوتا ہے۔ تورات ملتی ہے۔ من و سلویٰ نازل ہوتا ہے۔ اس قوم کی تربیت شروع ہوتی ہے۔ یوشع بن نونؑ کے زمانے میں بیت المقدّس واپس ملتا ہے۔

آج جب ہم دُنیا پر نظر ڈآلتے ہیں تو اقوامِ عالم میں مسلمان اُمّت پس رہی ہے۔ ہم ٹکڑیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ تعلیم میں ہم پیچھے ہیں۔ اللہ کے دین سے ہم دور ہیں۔ انشاللہ حالات بدلنے والے ہیں۔

ہم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ اپنا حصّہ ڈالیں۔ خود کو ٹھیک کر لیں۔ آنے والی نسل کی تربیت کریں اور انشاللہ یوں لگ رہا ہے کہ ہمارا شاندار مستقبل آنے والا ہے۔ ہماری آنے والی نوجوان نسل پوری دُنیا کے لئے رہبر اور رہنما بنیں گے۔